بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۳ رمضان ۱۳۹۱ھ ۳ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۳ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نمازِ تہجّد کی دُعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں

ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ وہ تہجّد کی نماز اپنے لئے لازم کر لیں!

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وُہ تہجّد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وُہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دُعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دُعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دُعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیتِ دُعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اُٹھنے میں سُستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دُور کر دیتی ہے۔ لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔ پھر ایک بات اور بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجّب ہے؟ پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو اِن اُمور کو مدّنظر رکھ کر دُعاؤں سے کام لیگا یا یُوں کہو کہ جسے دُعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس پر اپنا فضل کرے گا اور وُہ بچ جاویگا۔ ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہیں ہیں بلکہ بر توکّل زانوئے اشتر بہ بند پر عمل کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے معلوم ہوتا ہے مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وُہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۵ و ۲۴۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یکم نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر لمحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ تمام احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں۔

اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت ان کو کافی افاقہ ہے۔ البتہ PRASTRATION کی تکلیف ہے۔ وہ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(خاکسار محمد عیسیٰ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ)

مکرم میاں غلام محمد اختر صاحب کے فرزند حمید اختر صاحب معدہ میں السر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ۳۰ اکتوبر کو راولپنڈی میں ان کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

تحریک جدید کے سالِ نو کیلئے
جماعتی وعدوں کی اوّلین فہرست

۱	جماعت احمدیہ اسلام آباد	۱۷,۰۰۰ روپے
۲	〃 〃 گوجرانوالہ	۵,۸۱۸ 〃
۳	〃 〃 ربوہ مقامی	۴۰,۰۰۰ 〃
۴	〃 〃 ملتان	۹,۶۸۲ 〃
۵	〃 〃 راولپنڈی	۲۶,۰۰۰ 〃
۶	〃 〃 شیخوپورہ	۱۳,۱۰۹ 〃
۷	〃 〃 لاہور	۷۵,۰۰۰ 〃
۸	〃 〃 واربرٹن	۲,۰۰۰ 〃

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق
سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ضروری ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں فرمایا:-

"میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ آنی چاہیئے۔ جس سے معلوم ہو کہ اس کے بارہ میں کوشش کی گئی ہے۔"

نوٹ:- چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے۔ اسکی شرح کا حصہ ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ نبوت ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کا دُوسرا عشرہ

ہم دس روزے پُورے کرکے یکم ماہ نبوت (نومبر) سے رمضان المبارک کے دُوسرے عشرہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ یہ عشرہ پہلے عشرہ کی طرح اپنی جگہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس عشرہ کو گناہوں کی بخشش کے لئے مخصوص فرمایا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُس خطبہ میں جو حضورؐ نے ایک مرتبہ شعبان کی آخری تاریخ کو دیا تھا رمضان المبارک کے تینوں عشروں کی اہمیت پر الگ الگ روشنی ڈالی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا تھا:۔

وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ (مشکوٰۃ)

یعنی ماہِ صیام کا اوّل حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ جہنّم سے چھٹکارا دلانے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں رمضان کے تین عشروں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر عشرہ کو سعادت تامہ کے تینوں درجوں میں سے ایک ایک درجہ کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ حضورؐ نے پہلے عشرہ کو رحمت قرار دیا ہے جو سعادتِ تامہ کے پہلے درجے یعنی فنا پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ پہلا عشرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتِ خاص کی شکل میں ہر مومن کو یہ موقع دیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھ کر اور اس کی خصوصی عبادات بجالاکر اپنے تمام قویٰ اور اعضاء اور جو کچھ اس کا اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دے اور اپنی نفسانی جنبشوں سے بکلّی باز آکر ایک قسم کی موت اپنے اُوپر وارد کرلے۔ دوسرے عشرہ کو حضورؐ نے مغفرت سے خاص فرمایا ہے جو سعادت تامہ کے دُوسرے درجہ یعنی بقا پر دلالت کرتا ہے۔ جب ایک مومن پورے تعہد کے ساتھ روزے رکھ کر اور جملہ مخصوص عبادات بجالاکر پہلا عشرہ کامیابی سے گزار لیتا ہے تو وہ عند اللہ اس بات کا سزاوار ٹھہرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اُسے دُوسرے عشرہ میں بھی روزے رکھنے کی توفیق عطا فرما کر اُس کے سارے گناہ بخش دے۔ یہ مغفرت ایک نئی رُوحانی زندگی کی قائم مقام بن جاتی ہے۔ جسے بقا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تیسرے عشرہ کو حضورؐ نے جہنّم سے چھٹکارے اور حصولِ جنّت کا عشرہ قرار دیا ہے جو بدیہی طور پہ سعادت تامہ کے تیسرے درجہ یعنی لقا پر دلالت کرتا ہے۔ جب ایک مومن پوری کامیابی کے ساتھ رمضان کے پہلے دو عشرے گزار کر فنا اور بقا کے مراحل طے کر لیتا ہے اور اِس حال میں تیسرے عشرہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ عند اللہ فضل الٰہی کو اِس طور پہ جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اُسے حسب استعداد لقائے الٰہی کی نعمت سے نواز کر وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا مصداق بنادے۔

رمضان المبارک کے اِن تینوں عشروں کی اِس اہمیت کے پیشِ نظر جس کی رُو سے یہ تینوں عشرے سلسلہ وار سعادتِ تامہ کے تینوں درجوں فنا، بقا اور لِقا کے حصول کیلئے مخصوص ہیں، ہم پہلا عشرہ گزار کر دوسرے عشرہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اِس عشرہ کو روزوں اور ان کی جملہ عبادات کو پُورے تعہد کے ساتھ بجالاکر اِس رنگ میں گزاریں کہ اگر پہلے عشرہ کی عبادات کی بجاآوری میں کوئی کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہو جائے اور ہم اپنے تمام قویٰ اور اعضاء اور جو کچھ ہمارا اپنا ہے اسے خدا تعالیٰ کو سونپ کر اور نفسانی جنبشوں سے بکلّی باز رہ کر ایک قسم کی موت اپنے اُوپر وارد کرلیں تاکہ ہم دوسرا عشرہ گزارنے سے پہلے پہلے عند اللہ اس امر کے مستحق ٹھہریں کہ خدا تعالےٰ ہمیں مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر ہمارے سارے گناہ بخش دے اور ایک نئی رُوحانی زندگی جو سعادتِ تامہ کے دُوسرے درجہ یعنی بقا کی آئینہ دار ہو عطا فرماوے اور ہمیں اِس قابل بنادے کہ ہم تیسرے عشرہ میں سعادت تامہ کے تیسرے درجہ یعنی لقا کی نعمت سے سرفراز کئے جانے کے مستحق ٹھہریں۔ اس لحاظ سے دُوسرے عشرہ کی اہمیت جس میں اب ہم داخل ہوئے ہیں ظاہر و باہر ہے۔

یہ اُس درمیانی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے جو بیک وقت پہلی کڑی اور آخری کڑی کے ساتھ مربوط ہوتی ہے۔ اگر درمیانی کڑی کمزور ہو جائے تو پھر زنجیر اپنی اصل شکل میں قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ دوسرے عشرہ میں کسی قسم کے تساہل کا نتیجہ بجز اِس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ پہلے عشرہ کی محنت بھی اکارت جائے اور آخری عشرہ کے اعلیٰ ترین انعام سے محرومی مقدر کر دی جائے۔

پس ہمیں اِس درمیانی عشرہ میں پہلے سے کہیں زیادہ مستعدی، چوکسی اور بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے رمضان کی جملہ مخصوص عبادات بجالانے میں زیادہ تعہد اور عزم و ہمت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تاکہ نہ صرف یہ کہ پہلے عشرہ کی محنت ٹھکانے لگے، بلکہ اِس درمیانی عشرہ میں ہمارے سارے گناہ بخشے جائیں اور ہم تیسرے اور آخری عشرہ کے اعلیٰ ترین انعام کے مستحق ٹھہریں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس درمیانی عشرہ کی اِس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہی جس کا گناہوں کی مغفرت کے ساتھ خاص تعلق ہے فرمایا ہے:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اُس کے گناہ بخشے نہ گئے یعنی اُس نے رمضان سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور دُوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اُس کے گناہ نہ بخشے گئے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۵)

دُنیاو آخرت کی بھلائی

دنیا میں انسان کی جملہ عبادات اور مجاہدات کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ اسے رضائے الٰہی حاصل ہو جائے اور اس طرح دنیا اور آخرت کی بھلائی اُس کے حصّہ میں آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ایسی خوبیوں کا ذکر فرمایا ہے کہ اگر انسان جملہ دیگر احکام کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ ان کے بارہ میں خاص تعہد سے کام لے تو وہ عند اللہ دُنیا اور آخرت کی بھلائی کا حقدار بن جاتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:۔

اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ۔

یعنی چار چیزیں جسے ملیں اُسے دُنیا اور آخرت کی خوبی مل گئی (اوّل) دل شکر گزار (دوم) زبان یادِ الٰہی کرنے والی (سوم) بدن بلاؤں پر حملہ کرنے والا اور (چہارم) بیوی اپنی ذات میں اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی۔

ان چاروں خوبیوں سے متصف ہونے میں جس حد تک انسانی کوشش کا دخل ہے اُس حد تک کوشش ہر انسان کا فرض ہے اور ساتھ کیساتھ یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان چاروں چیزوں کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتا رہے۔ کوشش میں جو کمی رہ جائیگی دُعا اُس کمی کو پُورا کرکے اُسے فائز المرام کر دے گی ٭

فرشتوں کی دُعا

حدیثوں میں دو فرشتوں کی دُعا کا ذکر آتا ہے جو وہ بلاناغہ ہر روز کرتے ہیں اور کرتے بھی ہیں دو متضاد خصائل رکھنے والے لوگوں کیلئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونوں فرشتوں اور ان میں سے ہر ایک کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

بندوں پر جو دن بھی چڑھتا ہے اُس میں دو فرشتے نازل ہو کر دُعا کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے یا اللہ جو شخص بھی تیری راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے اُسے اِس انفاق کا اچھا بدلہ دے۔ دوسرا فرشتہ کہتا ہے کہ اے اللہ بخیل کو اُسکے بخل کے بدلہ میں تباہی اور بربادی پہنچا۔

انسان بالعموم من مانی کرنے میں مصروف رہتا ہے اور وہ فرشتوں کے ذریعہ بروئے کار آنے والے خدائی تصرفات سے بے خبر ہوتا ہے۔ اب یہ بات کس قدر طمانیت بخش ہے کہ جب بھی کوئی شخص صدق دل سے خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتا ہے تو فرشتے اُس کو بہترین اجر ملنے کے لئے دُعائیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ دل کو کس قدر کپکپا دینے والی بات ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے وقت دل میں تنگی محسوس کرتا ہے اور بخل سے کام لیتا ہے فرشتے اس کے لئے بد دُعا کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق عطا فرما کر فرشتوں کی بد دعا سے محفوظ رکھے اور ان کی دُعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ رمضان کی برکات ــــ اور ــــ روزہ کے فوائد

مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر ڈیرہ غازیخان

ماہِ رمضان برکتوں کا مہینہ ہے
اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا نزول کثرت سے ہوتا ہے۔ اس لئے فرشتے رحمتیں لیکر زمین پر اترتے ہیں اور بندوں کو بشارت دیتے ہیں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے تا وہ بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان روکیں پیدا نہ کر سکیں۔ بندے اپنے رب کے قریب ہو جائیں اور ان کا رب رحیم ان سے پیار اور محبت کا سلوک کرے اور یہ صحیح ہے کہ اگر اس کے بندے اس مبارک مہینہ میں اپنے رب سے ملنے کی ذرا سی کوشش بھی کریں تو وہ نہ صرف انکے گناہوں کو بخش دے۔ بلکہ اپنی رحمت اور شفقت کے دروازے بھی کھولدے۔ یہ برکات کا مہینہ اس لئے بھی ہے کہ اس میں "ذکر مبارک" یعنی قرآن جیسی عظیم نعمت اُتری اور اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے برکات اور فیوض کے لحاظ سے بہتر ہے اور جو شخص اس کو پالے۔ اس کی خوش قسمتی میں کون شک کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ وہ شخص سخت بدنصیب ہے جس کے بوڑھے ماں باپ موجود ہوں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے اور وہ شخص بھی سخت بدقسمت ہے جس کی عمر میں ماہ رمضان المبارک آیا اور وہ روزہ رکھکر اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکا اور نہ اپنے رب کو راضی کر سکا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز انسان کا تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ تصفیہ قلب کرتا ہے۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی تخت گاہ ہے۔ اگر یہ پاک نہ ہو تو وہ ذات اس میں کیسے آسکتی ہے۔ پس قلب کی صفائی تو روزوں سے ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء کو وحی کے نزول سے پہلے روزہ رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں روزہ رکھکر عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی روزے رکھنے کی ہدایت ہوئی حضور نے ہوشیارپور جا کر چلہ کشی کی تب وحی الٰہی کا نزول ہوا اور یہی سنت انبیاء ہے۔ پس جب تک دل کی پاکیزگی حاصل نہ ہو اللہ تعالیٰ سے تعلق ممکن نہیں اور یہ مقصد صرف روزہ سے پورا ہوتا ہے۔ روزوں سے بشری تقاضے سرد پڑ جاتے ہیں۔ اور انسان میں ملکوتی صفات آجاتی ہیں۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ سلوک کی منزل کو طے کرنے کے لئے تین باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے قلت الطعام۔ قلت المنام۔ قلت الکلام اور یہ باتیں تصوف کی جان ہیں اور ابتدائی منزل ہیں چنانچہ روزہ میں یہ تینوں باتیں میسر ہیں۔ روزہ دار کم کھاتا ہے۔ کم سوتا ہے اور کم بولتا ہے۔ اسی سے قلب کی صفائی ہونے لگتی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر انسان روزہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو ایک ماہ گذرنے سے پیشتر ہی اس کا قلب مہبط انوار الٰہی ہو جاتا ہے اور وہ دل کے آئینہ صافی سے بارگاہ جمال کا مشاہدہ کرے جو آئینہ دھندلا ہو گیا ہو کی گرد و غبار سے اَٹا پڑا ہو وہ کب محبوب کا چہرہ دکھا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان پر روزے اس لئے فرض نہیں کئے کہ وہ دکھ میں پڑ جائے بلکہ یہ تو اس نے انسان کی دینی اور دنیاوی بھلائی کے لئے بتلائے ہیں اس کی روح جو گناہوں کی آلودگی سے خستہ اور کمزور پڑ جاتی ہے۔ روزوں سے اس میں توانائی آجاتی ہے اور وہ صعود کی طاقت حاصل کر لیتی ہے نیز روزوں سے انسان کا جسمانی نظام بھی سدھر جاتا ہے اور سال بھر کے کثیف مادے ان سے جل جاتے ہیں اور انسان پھر سے جسمانی زندگی کا لطف اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ حکم انسانی فطرت کے عین مطابق ہے چاہے کسی کی سمجھ میں یہ بات آئے یا نہ یہ حکم اس نے انسان کو محض اپنی رحمت کے تقاضے سے دیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں وہ متقی ہو کر محسنین میں شامل ہو جائے غور کیا جائے تو یہ روزے انسان پر بوجھ نہیں ہیں اگر تھوڑی سی کوفت روزوں کے وقت انسان کو اٹھانی پڑتی ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کے انعامات کا اندازہ لگاؤ کہ وہ کتنے ہیں۔ حدیث نبوی ہے کہ ہر نیک عمل پر جزاء مقرر ہے اور وہ اس کی نسبت کے لحاظ سے ملتی ہے لیکن روزہ کی جزاء تو خدا تعالیٰ ہے اور جسے خود خدا تعالیٰ مل جائے تو اسے اور کیا چاہیئے روزہ کی کوفت چند گھنٹے محسوس کرتا ہے لیکن اس کے بدلے میں انعام کی کوئی حد بست نہیں دنیا کی مخلوق صحت کی واپسی کے لئے کیا کیا جتن نہیں کرتی معالج کے کہنے پر اگر کسی کو ہفتوں غذا چھوڑنی پڑے تو وہ خوشی سے قبول کرتا ہے نمک اور چینی کا استعمال چھوڑنا پڑے تو اس پر معترض نہیں کرتا۔ حالانکہ ان دو چیزوں کے بغیر زندگی کا کیا لطف اور پھر پرخوری کے بد نتائج سے آجکل dieting کا مسئلہ چل نکلا ہے بہت لوگ ہیں جو مجبور ہو کر اس پر عمل پیرا ہیں لیکن اگر چند گھنٹوں کیلئے انسان غذا سے صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر رک جائے تو کونسی آفت آجائیگی۔ دوسری طرف اس کی افادیت کا اندازہ لگاؤ کہ وہ کتنی ہے لیکن بُرا ہو اس نفس کا کہ اس کی خواہشات کو دبانا معمولی کام نہیں۔ انسانی نفس انتظار کرنے کا قائل نہیں اور نہ آخرت کا قائل ہے۔ یہ کہتا ہے جو ملے ابھی ملے اور اس کی ہر خواہش کی تعمیل فوری کی جائے۔ لیکن اسلام میں نیکی تو نفس کی مخالفت کا نام ہے اسی لئے تو اسلام نے یہ فرائض عائد کئے ہیں۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ ان کے ذریعہ سے ہی نفس کو مغلوب کیا جا سکتا ہے ان کے بغیر نفس کا تزکیہ ممکن نہیں پس نفس پر رحم کرنا یا اس کی رعایت اپنے اوپر ظلم کرنا ہے اور یہ سچ ہے کہ نفس ہی خدا تعالیٰ اور ان کے درمیان سب سے بڑا حجاب ہے خدا تعالیٰ تو ایک بے بہا خزانہ ہے اور بقول حضرت مسیح موعودؑ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگر جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگر تمام وجود کھونے سے ملے۔ پس اگر روزوں کی چند گھنٹوں کی کوفت سے خدا مل جائے تو یہ کتنا سستا سودا ہے۔ اور اس شخص کی محرومی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ جو ادنیٰ سی نفسانی خواہش کے بدلے میں اس عظیم نعمت کو چھوڑ دیتا ہے دیکھو لوگ چھوٹی سی شہرت کے لئے کتنے مشکل سے مشکل کام کر لیتے ہیں حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی گذر جاتے ہیں حالانکہ ان کا نہ اجر ہے اور نہ ثواب مثلاً ہر سال بعض لوگ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کیلئے جاتے ہیں اور اس مہم میں اتنی تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ جن کا ہم تصور ہی نہیں کر سکتے لیکن اس کے مقابلہ میں روزہ کی تکالیف کیا ہیں ان میں بھی اکثر لوگ گریز کی راہیں ڈھونڈتے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمادے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ زمیندار تو کہتے ہیں کہ جب روزہ سفر میں منع ہے تو کٹائی کے دنوں میں بھی معاف ہونا چاہیئے تو دیکھو انسانی نفس کیسے کیسے عذرات پیش کرتا ہے اور روزہ سے بچنے کے لئے کیسی راہیں ڈھونڈھتا ہے

کہتے ہیں الانسان عبد الاحسان یعنی انسان جس کا احسان مند ہو اس کا غلام بن جاتا ہے۔ مثلاً کسی نے ڈوبنے سے بچایا ہو یا قرض کے بوجھ سے چھڑایا ہو تو انسان اس کوشش میں رہتا ہے کہ کاش وہ بھی اس کا احسان اتار سکتا۔ عمر بھر اس کا ممنون رہتا ہے اور جان تک دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ اصل بندہ پر اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات ہیں کہ ان کا شمار بھی نہیں ہو سکتا ایک بینائی ہی کو لے لو کیسی بے بہا نعمت ہے جو اسے ملی ہوئی ہے صرف اس کا حق شکر بھی ادا نہیں ہو سکتا پس اگر انسان روزہ رکھنے میں سستی دکھائے یا تغافل کرے تو محسن حقیقی کے احکامات کی کتنی بے قدری ہے اور یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس محسن ذات کو ناراض کر لینا بندہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ انسان بغیر کسی شرعی مجبوری کے ایک روزہ بھی قضا کر دے تو ساری عمر کے روزے بھی اس قضا شدہ روزہ کی برابری نہیں کر سکتے

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا سچا عبد بننے کی توفیق دے اور اپنی قرب کی راہ میں حقیقی روکیں ہیں وہ خود دور کرے آمین

ایک نکتہ

حضرت المصلح الموعود تحریر فرماتے ہیں:۔
"روزوں کے ذریعہ غرباء کو یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ ان تکلیفوں پر بھی اگر وہ بے صبر اور ناشکرے نہ ہوں اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں جیسا کہ بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کیا دیا ہے کہ نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں تو یہی فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں گی اور ان کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہو جائے گا۔

([illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب رضی

(مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورک سوئٹزرلینڈ)

میرے پیارے ابا جان حضرت ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۶ اپریل ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خاندانی حالات

ہمارا خاندان ڈالی والہ ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتا ہے۔ جب یہ خاندان ضلع گورداسپور کی طرف منتقل ہوا تو ڈالہ بانگا اور رحیم آباد بطور گڑھ کے قرار پائے۔ یہ دونو مقامات مغل شاہنشاہ اکبر اعظم کی تاج پوشی کے پرانے شہر کلانور سے صرف چند میل کے فاصلہ پر ہیں۔ احمدیت اس خاندان میں بیعت شروع سے چلی آرہی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ عبداللہ صاحب (جو خاکسار کے ماموں حضرت شیخ عبدالحق صاحب رضی اللہ عنہ کے والد تھے) اور حضرت شیخ نورالدین صاحب (خاکسار کے دادا) ان دونو بزرگوں کا شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں ہوتا ہے۔

ابا جان رضی مورخہ ۱۷ جنوری ۱۸۹۶ء کو ڈالہ بانگہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے (اخبار الفضل کے ۲۴ اپریل کے پرچہ میں غلطی سے ۱۸۹۵ء چھپ گیا ہے) گیارہ برس کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ زمانہ تعلیم میں تبلیغ احمدیت کا جوش اس قدر تھا کہ سکول و کالج کے غیر مسلم اساتذہ ان کی مخالفت کرتے۔ جس کا اثر ان کی تعلیم پر بھی پڑا۔ ڈاکٹری کی تعلیم امرتسر اور لاہور میں پائی اور پھر شیخوپورہ کے شہر میں پریکٹس شروع کی۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں ڈالہ بانگہ میں واپس آگئے اور وہاں کام شروع کیا۔

ابا جان رضی جماعت کے ایک مشہور گروہ کے فرد تھے۔ جن کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی سے بہت قربت کا تھا۔ اس گروہ کے بعض بزرگ اراکین کے نام یہ ہیں۔

محترم ملک غلام فرید صاحب۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب۔ محترم نواب زادہ میاں عبداللہ خاں صاحب رضی۔ محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب رضی۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب شیخ محمد احمد مظہر صاحب۔ محترم چوہدری عصمت اللہ صاحب۔ محترم ملک کرم الہٰی صاحب۔ یہ ان بزرگان کا گروہ ہے۔ جن کا تعلق احمدیہ ہاسٹل لاہور سے اوائل زمانہ سے تھا۔

مختصر حالات زندگی

ان کی شادی ماموں محترم حضرت شیخ عبدالحق صاحب رضی کی چھوٹی بہن ہماری والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ غالباً ۱۹۱۸ء میں ہوئی۔ ڈالہ بانگہ سے ۱۹۳۱-۳۲ میں علاقہ بار کی طرف رجوع کیا۔ اور مختلف مقامات جن میں لائلپور کا شہر بھی شامل ہے میں پریکٹس کے سلسلہ میں قیام کے بعد غالباً ۱۹۳۴ء میں محترم نواب زادہ میاں عبداللہ خاں صاحب رضی کی خواہش اور تحریک پر محمود آباد ضلع نواب شاہ سندھ ان کی اراضیات پر چلے گئے اور کئی سال تک وہاں پر رہے اس علاقہ میں ان کے علاج کی شہرت بہت پھیل گئی اور مریض دور دور کے علاقوں سے علاج کروانے کی غرض سے آتے۔ چونکہ اس علاقہ میں سانپ کثرت سے پائے جاتے تھے۔ اس لئے آپ بالخصوص سانپ کے زہر کے علاج کے لئے بھی بہت مشہور ہو گئے محمود آباد ضلع نواب شاہ کی زمین کا تبادلہ تھرپارکر کے علاقہ میں ایک زمین کے ساتھ ہو گیا۔ جسے حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب نے حضرت اماں جان رضی کے نام کی مناسبت سے نصرت آباد کا نام دیا۔ ابا جان بھی اس علاقہ میں منتقل ہو گئے۔

چند سال نصرت آباد میں قیام کے بعد آپ کنری تشریف لے گئے۔ یہ تقسیم ملک سے پہلے کی بات ہے۔ کنری میں قیام کم و بیش بیس سال تک رہا جس کے بعد آپ کراچی چلے گئے۔

سلسلہ کی خدمات

گو شروع سے ہی اور ہر علاقے میں جہاں قیام کا موقع ملا سلسلہ کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ ملکانہ میں شدھی کی تحریک کے دوران بھی ایک عرصہ تک وہاں کام کیا۔ لیکن قیام سندھ کے دوران میں آپ کو زیادہ نمایاں طور پر خدمتِ دین کے مواقع ملے۔

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کے قیام سے ہی آپ اس میں شامل رہے ایک عرصہ تک سیکرٹری تعلیم و تربیت اور پھر سیکرٹری تبلیغ کے طور پر کام کیا۔ پراونشل نائب امیر بھی رہے۔ ڈویژنل امارت قائم ہوئی تو ایک عرصہ تک حیدر آباد ڈویژن کے امیر رہے۔ ڈویژنل قاضی کے طور پر بھی کام کیا۔

تبلیغ احمدیت اور خدمتِ دین کا شوق اس قدر تھا کہ مجھے فرمایا کہ دنیوی تعلیم مکمل کر کے اگر تم اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر دو۔ تو میں اپنے سارے حقوق تمہیں معاف کر دوں گا۔ ان کی اس خواہش کی تکمیل میں خاکسار کو قریباً ربع صدی تک مختلف ممالک یورپ میں خدمتِ دین کے مواقع ملے جن میں انگلستان، سوئٹزرلینڈ، جرمنی اور آسٹریا بھی شامل ہیں۔ محمود آباد میں قیام کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی تحریک پر سال میں ایک مہینہ اعلیٰ حکام کو تبلیغ کرنے کی غرض سے وقف کرتے تھے۔ اس دوران میں اپنی پریکٹس بند کر دیا کرتے تھے۔

گو ان کی ڈاکٹری پریکٹس تھی۔ لیکن دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ ان کی ڈسپنسری گویا دار التبلیغ ہوتی تھی۔ غیر احمدی اور غیر مسلم مریض جب شہر میں آتے تو "قادیانی ڈاکٹر" کی طرف رجوع کرتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مریض کو نہ صرف دوا دیتے۔ بلکہ اس کے لئے دعا بھی فرماتے اور خاص مواقع پر ہمیں بھی مریض کی صحت کے لئے دعا کی تحریک فرماتے۔ علاج روپیہ کی غرض سے نہ کرتے۔ بلکہ بسا اوقات مفت علاج کرتے۔

اخلاق و شمائل

آپ نہایت ذکی اور تیز فہم شخصیت تھے احمدیت کے شیدائی تھے اور خلافت کے پروانے۔ ۱۹۲۶ء سے آپ کی وصیت تھی۔ جو ۱/۶ کی تھی۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ مہمان نوازی اور اکرام ضیف گویا فطرت کا حصہ بنا ہوا تھا۔ اپنی اولاد اور اولاد در اولاد میں نیکی اور خدمتِ دین کا جذبہ دیکھنے کی بہت خواہش رکھتے۔ اور اسی غرض کے لئے ہمیشہ دعائیں بھی کرتے۔ جلسہ سالانہ اور مجلس مشاورت میں شمولیت ہر حالت میں کرتے۔ گو زندگی کے آخری دو سالوں میں صحت نے اجازت نہ دی۔ ۱۹۶۹ء میں تو لاہور تک گئے۔ لیکن وہاں صحت خراب ہو گئی اور جلسہ میں شمولیت نہ کر سکے خاکسار نے حضرت صاحب کی تقاریر ٹیپ ریکارڈ کر کے انہیں سنائیں۔

آپ بہت دعا گو تھے اور دعاؤں میں بالخصوص اپنی سب اولاد کو شامل کرتے۔

آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں اور اولاد در اولاد کی مجموعی تعداد ۵۳ افراد تک پہنچی ہے۔ آپ نے ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھا۔ ہر ایک کی بے لوث مدد کی اور اپنی عملی زندگی سے اخوت انسانی کا سبق دیا۔

بیماری اور وفات

آپ کی صحت عرصہ سے کمزور چلی آتی تھی ۱۹۶۴ء میں علاج کی غرض سے یورپ تشریف لائے اور لنڈن میں قیام فرمایا۔ سوئٹزرلینڈ میں مشہور پروفیسر او، سی، اے۔ P.H.O. ROSSIER نے ان کا معائنہ کیا۔ یورپ سے واپسی پر ان کی صحت بہت ترقی کر گئی اور بہت خوش تھے۔

وفات سے کوئی ڈیڑھ سال قبل صحت پھر خراب ہونی شروع ہوئی اور اس سال کے شروع سے یہ خرابی تشویشناک صورت اختیار کر گئی۔ مارچ کے پہلے ہفتہ کے بعد جو بیماری شروع ہوئی وہ زیادہ شدید تھی۔ پہلے ہائی بلڈ پریشر اور کبھی کبھی سردی سے بخار کی شکایت ہو جاتی تھی۔ پھر سانس کی تکلیف ہو گئی۔ جناح ہسپتال کراچی میں تفصیلی معائنہ سے معلوم ہوا کہ دل کو خون پہنچانے والی ایک بڑی نالی میں رکاوٹ ہے۔ جس کی وجہ سے خون رک کر پھیپھڑوں پر دباؤ ڈالتا ہے اور خود یہ بیماری فوری تشویش کا باعث نہ تھی۔ ابا جان ہسپتال داخل ہونے سے گھبراتے تھے۔ اس لئے اپنے عزیز ڈاکٹروں نے گھر پر ہی ہر طرح کا انتظام کر دیا تھا حتیٰ کہ آکسیجن کے سلنڈر بھی گھر پر منگوا لئے گئے۔ ۱۷ مارچ کو بڑی مایوسی کی حالت ہو گئی۔ نبض بہت کمزور تھی۔ تاہم شام کے قریب طبیعت سنبھلنی شروع ہوئی۔ اگلے دن حالت غیر معمولی طور پر بہتر ہو گئی۔ بخار کے متعلق پتہ چلا کہ یہ گردوں کی خرابی کی وجہ سے تھا۔ ان ہی دنوں اچانک ایک تار حضرت صاحب کا آیا۔ جس میں حضور نے آپ کی خیریت دریافت کی تھی۔ حالانکہ بیماری کی اطلاع حضور کو بھی نہ دی گئی تھی اس سنبھالا کے دس روز بعد ۲ اپریل کو حالت پھر خراب ہو گئی اور نقاہت بڑھ گئی۔ اسی دن سہ پہر کو اضمحلال کی حالت میں ابا جان نے میرے بھائی عزیز نصیر احمد کو بلا کر وصیت کے رنگ میں بعض باتیں کیں اور فرمایا کہ خلافت

آپ کے ذمہ کچھ رقم واجب الادا تو نہیں اگر ہے تو فوری ادائیگی فرما دیجیے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فدیۃ الصیام اور خدمت درویشاں

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہے خوش نصیبوں کو پھر ایک مرتبہ اس بابرکت مہینہ میں ارشاد خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اور وہ اپنے آقا و مولا کو راضی کرنے کے لئے مجاہدہ کر رہے ہیں۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں۔ ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کر لیں اور اگر اللہ تبارک و تعالےٰ نے کشائش سے نوازا ہو تو وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۃ الصیام بھی دیتے رہیں۔ اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ تو یہ فمن تطوع خیرًا فھو خیر لہ ان کے لئے مزید ثواب کا موجب ہوگا۔

ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں وہ ناظر خدمتِ درویشان کے نام جلد بھجوا دیں تا کہ نظارت مستحق اصحاب تک بروقت پہنچا سکے۔

(ناظر خدمت درویشاں۔ ربوہ)

تحریک جدید کے ہر شعبہ میں حصّہ لو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"تمہاری کسی چیز کی خدا کو ضرورت نہیں صرف تمہارے دل کی ضرورت ہے ایک محبت رکھنے والے دل کی۔ ایک عشق رکھنے والے دل کی۔ ...

آج تم سے یہ مطالبہ ہے کہ تم کہو کہ تمہارا سب کچھ حاضر ہے۔ اسے قبول کر لیا جائے۔ جب تم سچے دل سے یہ بات کہنے پر تیار ہو جاؤ گے تو خدا تعالےٰ کے فضل تم پر نازل ہوں گے۔ اور بے انتہا فضل نازل ہوں گے۔ اتنے اتنے فضل نازل ہوں گے کہ آئندہ زمانے میں آنے والے لوگ تم پر رشک کریں گے

پس ہوشیار ہو جاؤ اور تحریک جدید کے ہر شعبہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو جو میں نے تمہارے سامنے پیش کی ہے۔"

پس انصار اللہ بھائیوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ خدا تعالےٰ اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں کی بارشیں ہم پر نازل فرمائے آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۴

کے ساتھ تعلق مضبوط رکھنا۔ اس میں سب برکت ہے۔ عزیز نصیر نے عرض کیا کہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ابھی تو آپ کی بڑی ضرورت ہے تو فرمایا اللہ تعالےٰ ضرورتیں پوری کرے گا اسی شام کو آپ کو جناح ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔

دو دن حالت اچھی رہی ۱۲ اپریل کو ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا۔ گردوں نے کام چھوڑ دیا۔ کمزوری کی وجہ سے گردوں کا اپریشن ممکن نہ تھا آخر جمعہ کا دن ۱۶ اپریل کی تاریخ آ پہنچی پہلے نماز فجر ادا کی اور کچھ دیر کے لئے سو گئے بیدار ہونے پر فرمایا ۱۱ بجے پھر نماز شروع کر دی۔ پتہ نہیں کہ فجر کی نماز دوبارہ شروع کر دی تھی یا نفل ادا کر رہے تھے نماز میں سردی لگنی شروع ہوئی۔ چند ہانپیں لیں اور آٹھ بجکر پانچ منٹ پر آپ خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہو گئے

اِنّا للہ و انا الیہ راجعون۔

بیماری کے آخری دنوں میں ابا جان متعدد بار یہ پوچھتے رہے کہ جمعہ کب ہے۔ جب وفات کی خبر ہسپتال میں پھیلی تو ہسپتال کا عملہ اکٹھا ہو گیا ڈاکٹر کہنے لگے کہ انہوں نے ان جیسا مریض کبھی نہیں دیکھا صبر اور اطمینان کا منظر لاثانی تھا۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی بتایا کہ دراصل ڈاکٹر صاحب (اباجان) تو جمعہ کا انتظار کر رہے تھے ورنہ طبی نقطہ نگاہ سے تو ان کی حالت کئی دن پہلے سے ہی بہت خطرناک تھی آپ آخر وقت تک ہوش میں رہے

احمدیہ ہال کراچی میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور شام کو خیبر ایکسپریس کے ذریعہ تابوت ربوہ لے جایا گیا ۱۷ اپریل کو شام کے بعد حضور کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور آپ قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ تدفین کے بعد دعا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اباجان کی وفات پر خاکسار سے ان الفاظ میں تعزیت فرمائی۔

"آپ کے والد محترم کی وفات سے مجھے بہت صدمہ پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہنا اسی میں بہتری ہے اللہ تعالےٰ آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔"

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں صحیح رنگ میں صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کے قابل بنائے۔ آمین۔

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال سے خاص تعلق ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ بروقت سیکرٹری مال کو ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۱ء کے دوران وفات پا گئے ہیں۔ ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں۔ تا کہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جا سکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

نوٹ: فوٹو بھجوانے والے دوست اپنا پتہ صاف تحریر کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم خلیل الرحمن خان صاحب احمدی مکان نمبر ۲۲۲۴/۲ نیو گیٹ رام پورہ پشاور شہر نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد عبدالرحیم خان صاحب درویش قادیان ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو وفات پا چکے ہیں ان کے نام مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بطور عطیہ ۱ مرلہ زمین واقع محلہ دارالنصر الاٹ کی ہے

لہٰذا درخواست ہے کہ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں تعلیم القرآن کے لئے ایک خدمت دین کا شوق رکھنے والے مولوی فاضل کی ضرورت ہے۔ ۱۲۵/- روپیہ ماہوار مشاہرہ ہوگا۔ ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

درخواست دعا

خاکسار کا نواسہ عزیز عبدالحفیظ سلمہ بعمر قریباً ۱۰ ماہ روز پیدائش سے مسلسل بیمار چلا آ رہا ہے یونانی اور ڈاکٹری علاج ہو چکے ہیں بہت ہی کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے کبھی بخار شروع ہو جاتا ہے۔ میں جمیع احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ عزیز مذکور کی کامل و عاجل شفا اور توانائی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ (شیخ عبدالرحمن کپورتھلوی صالحہ منزل ۴/۵۴ محلہ دارالرحمت غربی)

خالص شہد
جنگل کے پھولوں کا خالص اور صاف ستھرا
شہد
ہمارے ہاں سے خرید فرمادیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے غربا کی دلجوئی فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ وہ بھی بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہیں

روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"دنیا کی اسی فیصدی آبادی غریب ہے اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی کثرت کی دلجوئی رمضان کے ذریعہ کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ مت سمجھو کہ فاقہ کش کو خدا تعالیٰ نہیں مل سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو رمضان کے نتیجہ میں کیوں ملتا پس وہ غرباء جو سمجھتے ہیں کہ ان کی عمر رائیگاں گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رمضان کے ذریعہ بتایا ہے کہ وہ اپنی فاقوں میں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے فیوض حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ فاقہ میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کو نہ بھولیں اور اس کے متعلق اپنی زبان پر کوئی حرفِ شکایت نہ لائیں۔ اس کے مقابلہ میں روزہ امیر لوگوں کے تقویٰ کے حصول کا ذریعہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایک انسان جس کے پاس کھانے پینے کے تمام سامان موجود ہوتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے آپ کو فاقہ میں ڈالتا ہے اور خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے کچھ نہیں کھاتا اور جو حلال چیزیں خدا تعالیٰ نے اُسے دی ہیں اُنہیں بھی استعمال نہیں کرتا۔ اُس کے گھر میں گھی۔ گوشت۔ چاول وغیرہ کھانے کی تمام ضروریات موجود ہوتی ہیں مگر وہ خدا تعالیٰ کے لئے انہیں ترک کر دیتا ہے تو اس کے دل میں خود بخود یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب میں نے حلال چیزوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوڑ دیا ہے تو میں ان چیزوں کی کیوں خواہش کروں جنہیں خدا تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا ہے اس طرح اُس کے اندر ضبطِ نفس کی قوت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو نیکیوں کے میدان میں بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

روزوں کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے۔ مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کے لئے قربان ضرور کرتا ہے سحری کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ تہجد پڑھتا ہے عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے اور اس طرح رات کا بہت کم حصہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لئے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیبت۔ چغل خوری اور بدگوئی وغیرہ بری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے۔ اس طرح وہ اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے۔ فارسی میں ضرب المثل ہے کہ

کند ہمجنس باہم جنس پرواز

پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۷۸-۳۷۹)

وقفِ عارضی کی تحریک اور امراء کرام کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقفِ عارضی کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے "عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرادِ جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں جماعت کو اس سے بڑا فائدہ ہے اس کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور امراء اضلاع کو اسے بڑی اہمیت دینی چاہیئے۔ اور پورا زور لگا کر دوستوں کو اس کام کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۴ و ۱۵)

امراء کرام اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

وقفِ عارضی کا فارم پُر کرنے والے احباب کے لئے ضروری اطلاع

جن دوستوں نے وقفِ عارضی کا فارم پُر کرتے وقت تاریخوں کی تعیین نہیں کی تھی ان سے گزارش ہے وہ ۳۰ر نومبر تک مطلع فرمائیں کہ وہ وقفِ عارضی کے لئے کب فرصت نکال سکیں گے۔ ایسے بہت سے دوستوں کو چٹھیوں کے ذریعہ یاددہانی کروائی گئی تھی لیکن ان کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ ۳۰ر نومبر تک ان کی طرف سے اطلاع نہ ملنے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ ان کا ارادہ وقف پر جانے کا نہیں ہے۔ اور ان کی درخواستوں کو داخل دفتر کر دیا جائے گا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

خطباتِ محمود

شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے متعلق ضروری اطلاع

فضل عمر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطباتِ عیدین کی جو جلد بنام "خطباتِ محمود" گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کی گئی تھی اس کی چند کتابوں میں خطبات کا انڈیکس شامل نہیں تھا یہ انڈیکس بعد میں علیحدہ چھپوایا گیا ہے۔ جن جن احباب کی خرید کردہ جلدوں میں یہ انڈیکس شامل نہیں۔ اُن کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ علیحدہ چھپا ہوا انڈیکس دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ سے منگوالیں۔ اور کتاب میں شامل کریں۔

مزید اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ کتاب "خطباتِ محمود" کی متعدد جلدیں قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن سے حاصل کر سکتے ہیں ہدیہ فی جلد نو روپے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مسجد اقصےٰ ربوہ کئی دنوں سے بیمار اور کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبدالاکبر خان۔ ربوہ)

9949